ازعدالت عظمیٰ

05اپریل195 ایم۔ کے۔ گوپالان اوردیگر

بنام

ریاست مدھیہ پردیش

[مکھرجیا، سدھی رنجن داس، بھگوتی، جگندھاداس اور وینکٹاراما ائیر جج صاحبان]

بھارت کا آئین-آرٹیکل 14، مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ V بابت 1898)، دفعہ 14 اور 197 (1) اور (2)-دفعہ 14 کیا آئین کے آرٹیکل 14 سے بالاتر ہے-دفعہ 197 (2) اور دفعہ 14 کے تحت اختیارات کا دائرہ کار۔کیا دفعہ 197 (2) میں لفظ "عدالت" کا مطلب دفعہ 14 میں لفظ "شخص" کے برابر ہے۔

درخواست گزار، جو مدراس حکومت کا ایک افسر تھا، مدراس حکومت کی جانب سے اناج کی خریداری کے لیے مرکزی صوبوں اور بیرار میں ملازم تھا۔وہ کئی دوسرے لوگوں کے ساتھ، مدراس حکومت کو نقصان پہنچانے کے لیے تعزیرات ہند کی دفعہ 420 وغیرہ کے تحت جرائم کے الزامات پر سپیشل مجسٹریٹ، ناگپور (مدھیہ پردیش) کے سامنے مقدمہ چل رہا تھا۔اس کیس کی سماعت کرنے والے سپیشل مجسٹریٹ کو مدھیہ پردیش حکومت نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 14 کے تحت مقرر کیا تھا اور چونکہ درخواست گزار حکومت مدراس کا ملازم تھا، اشتغاثہ نے حکومت مدراس کی طرف سے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 (1) کے تحت دی گئی منظوری کے ساتھ اس کے خلاف مقدمہ شروع کیا تھا۔

مانا گیا ہے کہ (i) مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 14 جہاں تک صوبائی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی شخص کو ضابطہ اخلاق کے ذریعے یا اس کے تحت مخصوص مقدمات کے سلسلے میں فرسٹ، سیکنڈ یا تھرڈ کلاس کے مجسٹریٹ کو دیے گئے یا دیے جانے والے تمام یا کسی بھی طرح کے اختیارات عطا کرے اور اس طرح کسی انفرادی مقدمے کی سماعت کے لیے اسپیشل مجسٹریٹ تشکیل دے، آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت ضمانت کی خلاف ورزی نہیں کرتا کیونکہ موجودہ معاملے میں اسپیشل مجسٹریٹ کو مقدمے کی سماعت مکمل طور پر عام طریقہ کار کے تحت کرنی تھی اور موجودہ معاملے میں انور علی سرکار کے کیس (1952) ایس سی آر 284) کے فیصلے کے ذریعے تصور کردہ قسم کا کوئی امتیازی سلوک نہیں ہوا۔ایسے حالات میں کسی بھی اتھارٹی میں صوابدیدی اختیار دینے والا قانون امتیازی سلوک نہیں ہوسکتا اور اس لیے آئین کے آرٹیکل 14 سے متاثر نہیں ہوتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے۔

(ii) یہ اسی حکومت کے لیے نہیں ہے جو دفعہ 197 (1) کے تحت منظوری دیتی ہے کہ وہ اس عدالت کی بھی وضاحت کرے جس کے سامنے دفعہ 197 (2) کے تحت مقدمہ چلانا ہے اور اس لیے جس معاملے میں دفعہ 197 (1) لاگو ہوتا ہے، دفعہ 14 کے تحت کسی بھی اختیار کا استعمال خارج نہیں ہے۔ دفعہ 197 کی ذیلی دفعہ (2) میں لفظ "عدالت" دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (1) میں "شخص" کے مترادف نہیں

ہے۔

آرٹیکل 32 کے تحت عدالت عظمیٰ سے براہ راست رجوع کرنے کے عمل کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی ہے (سوائے اچھی وجوہات کے) ان معاملات میں جو عدالت عالیہ میں لے جایا گیا ہے اور اس کے خلاف پایا گیا ہے، اس سے اپیل کرنے کی اجازت حاصل کیے بغیر۔

گوکل چند دوارکا داس موراركا بنام کنگ (اے۔آئی۔آر۔ 1948 پی۔سی۔ 82) کا حوالہ؛ اور انور علی سرکار کے کیس ([1952) ایس سی آر 284) نے واضح کیا۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 55 بابت 1954۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

درخواست گزاروں کی طرف سے۔ این سی چڑ جی، (جے بی دادا چنجی اور راجندر نارائن، بشمول)۔

جواب دہندہ کی طرف سے۔ کے وی تمبے اور آئی این شراف۔

05 اپریل 1954۔ عدالت کا فیصلہ جگنا دھاس جج نے دیا تھا۔

یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک عرضی ہے اور اسے درج ذیل حالات میں اس عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ ہمارے سامنے درخواست گزا نمبر 1 حکومت مدراس کا ایک زرعی مظاہر تھا اور مدراس حکومت کی جانب سے کالے چنے اور دیگر اناج کی خریداری اور نقل و حرکت کے لیے مرکزی صوبوں اور بیرار میں اسسٹنٹ مارکیٹنگ آفیسر کے طور پر ملازم تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا درخواست گزار اور 44 دیگراں، ناگپور، مدھیہ پردیش کے اسپیشل مجسٹریٹ، شری کے ایل پانڈے کے سامنے، دھوکہ دہی، دھوکہ دہی کی کوشش، مجرمانہ خلاف ورزی اور مجرمانہ سازش کے الزامات کے تحت زیر التوا 1949 کے کیس نمبر 1 میں استغاثہ کے تحت ہیں، (یعنی، تعزیرات ہند کی دفعہ 120-بی یا 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 420 کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے، دفعہ 409 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 120-بی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 409) اور الزام یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے کہ ملزم کی طرف سے کی گئی کارروائیوں کی وجہ سے، حکومت مدراسکو0-10-357147 روپے کا واجب الادا رقم سے زیادہ خرچ اٹھانا پڑا۔ اسپیشل مجسٹریٹ جس کے سامنے اب یہ مقدمہ زیر التواء ہے، کو مدھیہ پردیش حکومت نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 14 کے تحت تعینات کیا تھا، اور چونکہ پہلا درخواست گزار حکومت مدراس کا ملازم تھا، اس کے خلاف استغاثہ نے حکومت مدراس کی طرف سے دی گئی منظوری سے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 (1) کے تحت مقدمہ شروع کیا ہے۔

استغاثہ کے جواز کو مختلف بنیادوں پر چیلنج کیا گیا ہے، اور موجودہ درخواست کو ان کی عدم اعتبار کی بنیاد پر کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے ہے۔ ہمارے سامنے رکھے گئے تین اہم نکات یہ ہیں: (1) مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 14، جہاں تک یہ صوبائی حکومت کو کسی بھی شخص کو ضابطہ اخلاق کے ذریعے یا اس کے تحت مخصوص مقدمات کے سلسلے میں فرسٹ، سیکنڈ یا تھرڈ کلاس کے مجسٹریٹ کو دیے گئے یا دیے جانے والے تمام یا کسی بھی طرح کے اختیارات دینے کا اختیار دیتی ہے اور اس طرح کسی انفرادی مقدمے کی سماعت کے لیے اسپیشل مجسٹریٹ کو تشکیل دینا آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت ضمانت کی خلاف ورزی ہے۔ (2) مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 (1) کے تحت پہلی درخواست گزار کے خلاف استغاثہ کو دی گئی منظوری جائز نہیں ہے، اس لیے کہ مدراس حکومت کا منظوری دینے کا حکم یہ ظاہر نہیں کرتا کہ الزامات عائد کرنے والے تمام حقائق منظوری دینے والے اتھارٹی کے سامنے رکھے گئے تھے۔ اور نہ ہی منظوری میں واقعہ کا وقت یا جگہ یا اس میں شامل لین دین، یا وہ افراد جن کے ساتھ جرائم کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ یہ تنازعہ گوکل چند دوار کا داس مورار کا بنام کنگ (1) میں پریوی کونسل کیس پر انحصار کرتے ہوئے اٹھایا گیا ہے۔ (3) یہاں تک کہ اگر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 (1) کے تحت منظوری درست ہے، تو یہ اسی حکومت کے لیے ہے جو اس عدالت کی وضاحت کرنے کے لیے کارروائی کرتی ہے جس کے سامنے دفعہ 197 (2) کے تحت مقدمہ چلانا ہے اور مذکورہ حکومت کی طرف سے ایسی کسی وضاحت کی عدم موجودگی میں، مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 14 کے تحت مقدمے کی سماعت کے لیے اسپیشل مجسٹریٹ کی تقرری کے اختیار کا استعمال مدھیہ پردیش حکومت نہیں کر سکتی۔

ان نکات کو اب سیریاٹیم کے ساتھ نمٹا جا سکتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت اٹھائے گئے اعتراض کی حمایت میں انور علی سرکار کے کیس (1) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا گیا ہے۔ تاہم، یہ فیصلہ صرف اس معاملے پر لاگو ہوتا ہے جہاں کسی انفرادی کیس کو کسی خاص عدالت کو تفویض کرنے پر جو معمول کے طریقہ کار سے کافی مختلف طریقہ کار کے ذریعے مقدمے کی سماعت کرنے کا مجاز ہو، امتیازی سلوک یسے افراد کے درمیان پیدا ہوتا ہے جنہوں نے اسی طرح کے جرائم کا ارتکاب کیا ہے، ان میں سے ایک یا زیادہ کو کسی طریقہ کار کے تابع کیا جاتا ہے، جو عام طریقہ کار سے مادی طور پر مختلف ہے اور اس طرح ان سے تعصب کیا جاتا ہے۔ موجودہ کیس میں، مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 14 کے تحت اسپیشل مجسٹریٹ کو مکمل طور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر معمول کے طریقہ کار کے تحت مقدمے کی سماعت کرنی ہوتی ہے، اور انور علی سرکار کے کیس (1) اور اس کے بعد دیگر مقدمات کے فیصلے میں اس قسم کا کوئی امتیازی سلوک پیدا نہیں ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں کسی اتھارٹی کی صوابدیدی پر مبنی قانون کو امتیازی سلوک نہیں کہا جا سکتا، اور اس لیے آئین کے آرٹیکل 14 سے متاثر نہیں ہوتا۔ اس لیے اس دلیل میں کوئی بنیا نہیں ہے۔

جہاں تک دوسری بنیاد کا تعلق ہے جو گوکل چند دوارکا داس مورارکا بنام کنگ (2) کے پریوی کونسل کیس کے اتھارٹی پر پیش کی گئی ہے، یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مقدمہ ابھی شروع نہیں ہوا ہے: مذکورہ بالا معاملے میں خود پریوی کونسل نے اس کمی کو تسلیم کیا ہے کہ اس فیصلے کے ذریعے جس قسم کی منظوری پر غور کیا گیا ہے اس میں اگر کوئی خامی ہے تو اسے مقدمے کے دوران اس جانب سے مخصوص شواہد کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس نکتے کا فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے آیا منظوری ہو یا نہیں، جیسا کہ یہ ہے، اور اس طرح کے ثبوت کے بغیر باطل ہے۔

یہ تیسرا نقطہ ہے جسے ہمارے سامنے کسی حد تک سنجیدگی سے دبایا گیا ہے۔ درخواست گزاروں کے قابل وکیل کی دلیل مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 کی ذیلی دفعہ (2) پر مبنی ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

" گورنر جنرل یا گورنر، جیسا بھی معاملہ ہو، اپنے انفرادی فیصلے کا استعمال کرتے ہوئے اس شخص کو تعین سکتا ہے ، وہ طریقہ جس میں

، جرم یا جرائم کے لیے، ایسے جج، مجسٹریٹ، یا سرکاری ملازم کے خلاف مقدمہ چلایا جانا ہے، اور وہ عدالت بتا سکتی ہے جس کے سامنے مقدمہ چلایا جانا ہے۔"

دلیل یہ ہے کہ یہ اسی حکومت کے لیے ہے جس نے دفعہ 197 (1) کے تحت استغاثہ کو منظوری دی تھی کہ وہ اس عدالت کی وضاحت کرے جس کے سامنے مقدمہ چلانا ہے اور کوئی نہیں، اور اس کے نتیجے میں، جس معاملے میں دفعہ 197 (1) لاگو ہوتی ہے، دفعہ 14 کے تحت کسی بھی اختیار کا استعمال خارج ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اگرچہ دفعہ کے 197 (2) کے تحت اختیارات کا استعمال جہاں تک عدالت کی تفصیلات سے متعلق ہے وہ صوابدیدی اور اختیاری ہے، لیکن اگر کسی انفرادی معاملے میں، اس اختیار کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے، تو یہ سمجھا جانا چاہیے کہ مناسب حکومت نے کسی اسپیشل عدالت کو کیس الاٹ کرنے کا مطالبہ محسوس نہیں کیا، اور اس لیے، کسی اور کے ذریعے، دفعہ 14 کے تحت اس طرح کی الاٹمنٹ حکومت دفعہ 197 (2) کے تحت مناسب حکومت کے اختیارات کو متاثر کرے گی یا کالعدم کر دے گی۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ دو حکومتوں کی طرف سے اختیارات کا اس طرح کا دوہرا استعمال سیکشن 197 کی بنیادی پالیسی کے منافی ہوگا جو متعلقہ سرکاری ملازم کے تحفظ کے لیے ہے، جس میں الزام لگانے والے اور اس کے ملازمین کے درمیان حکومت کی منظوری میں مداخلت کی جائے گی۔ یہ دلیل بے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بنیاد ہے۔ پہلی مثال میں، یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دفعہ 197 (2) متعلقہ سرکاری ملازم کے تحفظ کی کسی بھی پالیسی سے متاثر ہے، جیسا کہ دفعہ 197 (1) ہے۔ حکومت کی پسند پر دوسرے کے بجائے ایک عدالت کے ذریعے مقدمے کی سماعت کیے جانے والے ملزم کے ذریعے تحفظ کا کوئی سوال نہیں ہوسکتا۔ ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 197 (2) کے تحت اختیار سہولت، یا معاملے کی پیچیدگی یا سنگینی یا دیگر متعلقہ تحفظات کی بنیاد پر استعمال کرنے کے لیے موزوں حکومت کے پاس ہے۔ دفعہ 197 (2) کے تحت موزوں حکومت کی طرف سے اختیارات کے عدم استعمال کے مضمرات کے بارے میں دلیل بھی ناقابل قبول ہے۔ ایسے معاملات میں "مقدمے کی سماعت کے لیے عدالت" کی وضاحت کرنے کا اختیار ایک اجازت دینے والا اختیار ہے، اور اس طرح کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا، جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے، طاقت کے غیر استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔

تاہم، یہ پوری دلیل دفعہ 197 (2) اور دفعہ کے 14 تحت اختیارات کے متعلقہ دائرہ کار کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ ایک کا تعلق "عدالت" سے اور دوسرا "شخص" سے ہے۔ دفعہ 197 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت، منظوری دینے والی حکومت مقدمے کی سماعت کے لیے عدالت کی وضاحت کر سکتی ہے لیکن ایسا کرنے کی پابند نہیں ہے۔ جب یہ عدالت کی وضاحت کرنے کا انتخاب نہیں کرتا ہے، تو مقدمہ ضابطہ اخلاق کی دیگر دفعات کے عمل سے مشروط ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تک کہ جب وہ اس عدالت کی وضاحت کرنے کے اختیار کا استعمال کرنے کا انتخاب کرتا ہے جس کے سامنے مقدمہ چلانا ہے، تب بھی عدالت کی ایسی وضاحت اس سوال کو نہیں چھوتی ہے کہ ایسی عدالت میں کام کرنے والا شخص کون ہے جس کے سامنے مقدمہ چلنا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسے ابھی بھی اس علاقے کی صوبائی حکومت کے ذریعے استعمال کیا جانا باقی ہے جہاں مقدمہ چلنا ہے۔ قابل وکیل کی دلیل دفعہ 197 کی ذیلی دفعہ (2) میں لفظ "عدالت" کو دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (1) میں "شخص" کے برابر سمجھنے پر آگے بڑھتی ہے، جس کے لیے کوئی وارنٹ نہیں ہے۔ اس کے مطابق اس تنازعہ میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ مذکورہ تین نکات کے علاوہ، درخواست گزاروں کے وکیل نے ایک اور نقطہ بھی اٹھایا ہے کہ موجودہ معاملے میں شری کے ایل پانڈے جنہیں پہلے مقدمے کی سماعت کے لیے خصوصی مجسٹریٹ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، اور جن کی اس طرح کی تقرری پر فائل منتقل کی گئی تھی، بعد میں انہیں کچھ عرصے کے لیے قائم مقام سیشن جج کے طور پر مقرر کیا گیا اور ان کے سامنے یہ مقدمہ رکھنا بند کر دیا گیا۔ وہ قائم مقام سیشن جج کے عہدے سے اپنے اصل عہدے پر واپس آ گئے۔ جو نقطہ اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ نئے نوٹیفکیشن کے بغیر انہیں اسپیشل مجسٹریٹ کے طور پر مقرر کرنے اور کیس کو اس کے پاس منتقل کرنے کے بغیر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بطور اسپیشل مجسٹریٹ اس کیس کو ضبط کر سکتے۔ یہاں ایک بار پھر، ریاست کے قابل وکیل اس نکتے کو تسلیم کیے بغیر ہمیں مطلع کرتا ہے کہ وہ حکومت کو ضروری نوٹیفکیشن جاری کرنے اور کیس کو منتقل کرنے کا مشورہ دینے کے لیے تیار ہے۔ اس بیان کے پیش

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document